حج ، عبادت اور پیغام اتحاد و بیداری

پروفیسر شاہ محمد وسیم ، علی گڑھ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ میں آباد کاری کے ذکر کے ساتھ منزل دعا میں اپنے رب سے کہا تھا: رَبَّنَا إِنِّی أَسْکَنتُ مِنْ ذُرِّیَّتِی بِوَادٍ غَیْرِ ذِی زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَۃً مِنْ النَّاسِ تَهْوِی إِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُونَ ۱ (اے ہمارے پالنے والے ! میں نے تیرے معزز گھر (کعبہ) کے پاس ایک بے کھیتی کے (ویران) بیابان (مکہ) میں اپنی اولاد کو (لاکر) بسایا ہے، تاکہ اے ہمارے پالنے والے یہ لوگ یہاں برابر نماز پڑھا کریں، تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے (تاکہ وہ یہاں آکر آباد ہوں) اور انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کر، تاکہ یہ لوگ (تیرا) شکر کریں ۔)

اور رب العالمین نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کو قبولیت عطا فرمائی۔ اعلان ہوا کہ:

إِنَّ أَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِی بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَهُدًی لِّلْعَالَمِینَ۔ فِیهِ آیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِیمَ وَمَنْ دَخَلَهُ کَانَ آمِنًا ط وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَیْهِ سَبِیلًا وَمَنْ کَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِینَ ۲ (جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ تو یقیناً یہی (کعبہ) ہے ، جو مکہ میں ہے بڑی (خیر وبرکت والا) اور سارے جہاں کے لوگوں کا رہنما ۔ اس میں (حرمت کی) بہت سی واضح اور روشن نشانیاں ہیں ۔ (منجملہ اس کے) مقام ابراہیمؑ ہے، (جہاں آپ کے قدموں کا پتھر پرنشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا، امن میں آگیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ صرف خدا کے لئے خانۂ کعبہ کا حج کریں، جنہیں وہاں تک پہونچنے کی استطاعت (قدرت) ہو، اور جس نے باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو یاد رکھو کہ خدا سارے جہاں سے بے پرواہ ہے)۔

مندرجہ بالا آیات کعبہ کی حرمت ، مکہ کی خیر وبرکت اور اس کی آفاقیت، نیز اس کے جاء امن ہونے اور صاحبان استطاعت کے حج سے منھ موڑنے کی مذمت کی ترجمان ہیں۔

حج وہ عبادت ہے جس کے مختلف پہلو ہیں اور یہ سب کے سب حیات انسانی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ دراصل حج ہر گوشۂ زندگی میں ہمیں بدرجہ اتم اسباق بہم پہونچاتا ہے، جس کا مرکزی پہلو

"پوری توجہ کے ساتھ ہر وقت خدا پر یقین کامل کے ساتھ اس کی عبادت کرنے اور اس کے احکام کو ماننے سے عبارت ہے اس سے خالق ومخلوق میں ایک مستحکم رشتہ قرار پاتا ہے۔"[۳]

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، النّاس، کاثنان المشطا یعنی لوگ مثل کنگھی کے دانوں کے ہیں اور آیت قرآن إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَة یعنی مومنین آپس میں بھائی ہیں پس قرآن اور حدیث نے ہمیں سبق دیا ہے کہ اسلام باہمی اتحاد اور آپس میں میل جول پر زور دیتا ہے۔ آیت اللہ امام خمینیؒ نے کہا کہ "فلسفۂ حج کا ایک پہلو مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد اور آپسی میل جول کو مضبوط بنانا ہے۔"[۴]

خدا نے خانۂ کعبہ کی جگہ حضرت ابراہیمؑ کے لئے ظاہر کردی، اور اسلامی حج [۵] کے اعلان کا حکم ہوا:

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَاتُشْرِكْ بِی شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِی لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۔ وَأَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ۔ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِی أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۔ ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ[۶] (اور اے رسولؐ! وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ابراہیمؑ کے واسطے خانۂ کعبہ کی جگہ ظاہر کردی (اور ان سے کہا کہ) میرا کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف اور قیام ، اور رکوع) سجود کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا اور لوگوں کو حج کی خبر کردو کہ لوگ تمہارے پاس (جوق در جوق) پیادہ اور ہر طرح کی دبلی (سواریوں) پر جو راہ دور دراز طے کرکے آئیں گے (چڑھ چڑھ کے) آپہونچیں ، تاکہ اپنے دنیا وآخرت کے فائدوں پر فائز ہوں، اور خدا نے جو جانور چار پائے انہیں عطا فرمائے ان پر (ذبح کے وقت) چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں، تو تم لوگ (قربانی کے گوشت کو) خود بھی کھاؤ اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ ، پھر لوگوں کو چاہئے کہ اپنی اپنی (بدن کی) کثافت دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) کا طواف کریں، یہی حکم ہے)

حج کا بیان نہج البلاغہ میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ خدا نے "تم پر حج واجب کیا ہے اپنے خانہ کعبہ کا، جس کو مخلوق کا قبلہ قرار دیا ہے، جہاں لوگ اس طرح ٹوٹتے ہیں کہ جس طرح پانی پر جانور

اور اس طرح فریفتہ ہوتے ہیں، جس طرح کبوتر اور جسے خدائے سبحانہ نے اس کی علامت قرار دیا ہے کہ بندے اس کی عظمت کے سبب سے تواضع کریں اور اس کی عزت کے مقرہوں اور اپنی مخلوق میں سے ایسے سننے والے بندوں کو چنا، جنھوں نے اس کی دعوت قبول کی ، اس کے کلمہ کی تصدیق کی، مقامات انبیاء پرٹھہرے اور عرش خدا کے طواف کرنے والے فرشتوں کے مثل قرار پائے (کیونکہ وہ) عبادت خدا کی تجارت کے منافع جمع کرتے اوراس کے وعدۂ مغفرت کی طرف بڑھتے ہیں۔ خدائے سبحانہ نے اس (کعبہ) کو اسلام کا علم اور پناہ لینے والوں کے لئے امن کی جگہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس حج کو فرض اور اس حق کو واجب کیا ہے۔

اورتم پر وہاں کی حاضری لازم کی۔ پس فرمایا اور لوگوں پر واجب ہے کہ خدا کے لئے خانۂ کعبہ کا حج کریں ، جنہیں وہاں تک پہونچنے کی استطاعت ہو، اور جس نے انکار کیا تو جان لے کہ خدا سارے جہان سے بے نیاز و مستغنی ہے۔" ؎

حج دنیا والوں کی بنائی ہوئی تفرقہ کی تمام دیواروں کو منہدم کردینے کا ایک عالمگیر پیغام ہے، حاجی کسی بھی ملک کا رہنے والا ہو، کسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو، امیر ہو کہ غریب ، آقا ہو کہ غلام ، رعایا میں سے ہو یا بادشاہ اور حکمراں، کالا ہو کہ گورا، عرف عام میں ترقی یافتہ ملک کا شہری ہو یا کہ پسماندہ ملک کا باشندہ ، سب کے سب ایک ہی لباس میں نظر آتے ہیں، جو کلمہ توحید، لا الٰہ الاّ اللّٰہ کے سایہ میں توحیدی انسانوں کے مثالی اتحاد کا مظہر ہے۔ یہاں دنیا کی وضع کی ہوئی بٹوارہ کی تمام اقدار منہدم ہوجاتی ہیں۔ اس طرح حج وہ عبادت ہے، جو ذہنیت کے فساد کو مٹانے اورنفس کی طغیانی کو نیست ونابود کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے، یہاں ساری انسانیت ایک ہی دھاگے میں پروئی ہوئی سی نظر آتی ہے، اپنے خالق کے تابع خدا کی عبادت اور بندوں سے محبت کے جذبہ سے سرشار ہے۔

حج اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر حاجی جذبۂ عبادت واطاعت کا اعادہ کرے تمام تر خلوص نیت اور یقین کے ساتھ اور ساتھ ہی اعلان اخوت ومساوات کے ساتھ۔ آنحضرت ﷺ کے خطبہ حج آخر سے تمام انسانوں کو اور خاص کر ان کی امت کے ایک ایک فرد کو حجاج سمیت سبق لینا چاہئے کہ آپ نے فرمایا:

"اے لوگو! تمہاری جان، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنی ہی مقدس اور قابل احترام ہے جتنا کہ یہ دن (یوم عرفہ) یہ مہینہ (ذی الحجہ) اور یہ شہر (مکہ معظّمہ) ۔

اے لوگو! ہر مسلمان ایک دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ دنیا کے تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی کا مال بغیر اس کی مرضی کے لینا جائز نہیں ہے۔ دیکھنا میں نے بات پہونچادی۔ اے اللہ !تو بھی گواہ رہنا۔ اے لوگو! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔'' [۸]

مندرجہ بالا خطبہ کے معنی اور مطالب پر غوروفکر کیجئے اور پھر صحن عالم پر نظر دوڑ ایئے تو نظر آئے گا انسان اور انسان کے مابین بٹوارہ ، ممالک کے واسطے سے چھوٹی اور بڑی طاقتیں ، پسماندہ اور ترقی یافتہ معیشتیں (Backward and Devloped Economies)، نان شبینہ کے محتاج لوگ اور محافل رقص وسرود اور قمار وغیرہ پر لٹتی دولت۔ کمزوروں پر زور آور کی بھپکیاں۔ ایسے میں یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ حجاج کرام نے ہم سفر ساتھیوں سے ، ایک دوسرے کے ملک سے آئے ہوئے لوگوں سے کیا ان کا حال احوال دریافت نہ کیا ہوگا ؟ اگر نہیں تو یہ ایک المیہ ہے!

اس کو کیا کیا جائے کہ '' اسلامی معاشرہ کا سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ ابھی تک بہت سے لوگ اسلامی احکام کے حقیقی فلسفہ سے ناآشنا ہیں اور حج اپنے تمام تر اسرار وعظمت کے باوجود ابھی تک ایک خشک عبادت اور ایک لا حاصل اور بے ثمر نقل وحرکت سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ مسلمانوں کے عظیم فرائض میں سے ایک فریضہ اس حقیقت وواقعیت کو سمجھنا ہے کہ حج کیا ہے؟ اور کیوں ہمیشہ اسے برپا کرنے کے لئے مالی اور معنوی امکانات کا ایک بڑا حصہ صرف کیا جائے؟ جو چیز اب تک نافہموں یا غرض پرستوں اور دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والوں نے فلسفۂ حج کے عنوان سے پیش کی ہے یہ ہے کہ حج ایک اجتماعی عبادت اور ایک زیارتی اور تفریحی سفر ہے۔ اس کا حج سے کیا سروکار کس طرح جینا چاہئے؟...'' [۹] جبکہ

> '' حقیقت یہ ہے کہ حج صاحب خانۂ کعبہ یعنی خدا سے بندہ کے تقرب اور اتصال کا ذریعہ ہے۔ حج صرف حرکات وسکنات ، اعمال والفاظ کا مجموعہ نہیں ہے۔ صرف کلام، لفظوں اور بے جان حرکات وسکنات سے انسان خدا تک نہیں پہنچتا۔ حج معرفت الٰہی کا وہ مرکز ہے، جس کے ذریعہ اسلامی سیاست کی جامعیت کو زندگی کے گوشہ گوشہ میں دریافت کرنا چاہئے ۔حج تمام مادی ومعنوی رزالتوں سے دور ایک پاکیزہ معاشرہ کی بنیاد اور تاسیس

کی دعوت دیتا ہے۔ حج دنیا میں ایک انسان اور ایک رو بہ کمال معاشرہ کی تمام میدانوں میں عشق آفرین زندگی کی تجلی اور اس کی بار بار تکرار کا نام ہے۔ اعمال حج اعمال زندگی ہیں۔" ۱۰

"...امت اسلامی کا پورا معاشرہ، چاہے وہ کسی بھی نژاد اور کسی بھی قوم سے تعلق رکھتا ہو، ابراہیمی ہونا چاہیے، تاکہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم انبوہ وگروہ میں شامل ہوسکے، ایک ہوجائے اور یدواحدہ کی شکل میں ظہور کرے۔ حج اسی توحیدی زندگی کی تنظیم وتمرین وتشکیل کا نام ہے۔ حج مسلمانوں کی مادی ومعنوی قوت وطاقت کی نمائش گاہ اور استعداد کی پرکھ کا آئینہ دار ہے۔" ۱۱

اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسائل کا دائمی حل تلاش کیاجائے اور اس عظیم اجتماع میں جہاں دنیا بھر کے ماہرین اور اپنے اپنے فن میں یکتائے روزگار افراد جمع ہوتے ہیں، ان سے تبادلہ خیال ہو اور اگر مناسب ہوتو ان کی رائے پر عمل کیاجائے۔ سچ ہے کہ "حج قران کی مانند ہے، جس سے سبھی بہرہ مند ہوتے ہیں، لیکن امت اسلامی کا درد رکھنے والے مفکرین اور دور اندیش افراد اگر حج کے دریائے معرفت میں غوطہ ور ہوں اور اس کے احکام نیز اجتماعی سیاستوں کی گہرائیوں میں اترنے سے خوفزدہ نہ ہوں تو اس دریائے رشد وہدایت، حکمت ومعرفت کے آب زلال سے تاابد سیراب ہوتے رہیں گے ۱۲ کیونکہ "حج وہ عظیم رسم ہے، جو انسانیت کو مذہبی اور سماجی امور میں بیداری عطا کرتی ہے۔ اس رسم کی ادائیگی میں حقیقی اسلام کی طرف رجوع ہونا چاہئے۔ بہت سی سیاسی ذمہ داریاں ہیں، جو کسی اجتماع خصوصاً اس عظیم اجتماع حج کا ایک ناگزیر حصہ ہیں۔ ان میں سے ایک ذمہ داری اسلام اور مسلمانوں کی بنیادی اور سیاسی مشکلات سے آگاہ ہونا چاہئے۔ اس آگاہی یا واقفیت کا انحصار اس بات پر ہے کہ مذکورہ اجتماع میں شامل تمام مذہبی رہنما... دانشمند اور زائرین بیت اللہ اپنے اپنے مسائل پر ایک دوسرے سے تبادلۂ خیال کریں! اپنے مسائل کا مل جل کر حل تلاش کریں۔ تاکہ جب یہ لوگ اپنے اپنے ممالک کو واپس ہوں تو اس کے مطابق اپنے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔" ۱۳

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے (الدنیا مزرعة

الآخرہ) اس حدیث نے ہمیں بتایا ہے کہ حیات انسانی کا ہر ہر لمحہ اور ہر گوشہ پابند دین ہے۔

''دراصل اسلام وجود وحیات انسان کا ہمہ جہت احاطہ کرتا ہے، اور اس طرح سے سیاسی، اقتصادی اور سماجی پہلوؤں کو یکسر کردیتا ہے۔ یہودیت وعیسائیت اور اصول و قوانین اور نظریات کے برعکس، جو انسان کے وضع کردہ ہیں۔ اسلام ایک ہم آہنگ عقیدہ (Coordinated Belief) ہے جو قوانین اور اصول اخلاق قوانین اور اصول اخلاق (Ethical Principles) کا مجموعہ ہے، جس کا اطلاق ہر شعبہ حیات پر ہوتا ہے،... اسلام میں خدا کی عبادت کا نظریۂ اتنا وسیع ہے کہ اس میں انسانی زندگی کی ہر شئ سموجاتی ہے۔'' ۱۴

یہ امر اس بات کے بھی سمجھ میں آجاتا ہے کہ پیغمبر آخرالزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاری سے کہا (کہ)

''اگر تم بغیر غذا اور پانی کے رہ سکتے ہو اور صرف خدا کے بارے میں سوچو، تو بلا تأمل اسے انجام دو...'' ۱۵

اس طرح حج میں اتحاد، ثقافت، سائنس، اقتصاد اور سیاست پر گفتگو ہوسکتی ہے، جیسا کہ جامعۃ الازہر، مصر، کے شیخ شلتوت نے بھی فرمایا ہے:

'' وہ اشیاء جو مکہ میں زیارت کے دوران مسلمانوں کے لئے نفع بخش ہیں، کسی مخصوص سطح میں محدود نہیں ہیں۔ یہ (بات) ہر اس چیز کی نشاندہی کرتی ہے، جو افراد اور معاشرہ کے لئے فائدہ رساں ہے مثلاً ذہن کو (آلائشوں سے) پاک کرنا اور اس طرح خدا سے قربت حاصل کرنا، ایک فائدہ ہے، ثقافتی اور سائنسی منصوبوں اور مسلمانوں میں اتحاد کے منصوبوں پر تبادلۂ خیال کرنا دوسرا (فائدہ) ہے۔ دنیا بھر میں اسلامی احکام (Islamic Precepts) کی معلومات کو اچھی طرح سمجھانا اور اسے قبول کروانا اور اسلام کی حقیقی ثقافت کو کسی بھی تباہ کن اور مضر اثرات سے محفوظ رکھنا یا اور اسے دوسری ثقافتوں میں ڈھل جانے سے بچانا بھی فوائد میں (شامل) ہے۔ اس طرح حج سے حاصل ہونے والے مختلف النوع فوائد ہیں، جو انسان کی بہتر زندگی کی ضمانت ہیں۔'' ۱۶

"شیخ شلتوت رقم طراز ہیں کہ" حج کی برتر اہمیت اور اس سے انسانی زندگی اور معاشرہ کو حاصل ہونے والے فوائد کے زیر نظر علماء، ذی فہم حضرات، سیاستداں، ثقافتی ، تعلیمی ،زری اور اقتصادی معاملات میں صاحبان اختیار لوگ، فقہاء اور نظامی مہارت رکھنے والے افراد زیارت کے لئے مکہ جائیں اسی طرح یہ واجب ہے کہ روشن خیال افراد اور اسلام میں سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو جن میں جذبۂ (فلاح) انسانیت ہے،اور جن کو مثال بنا کر دوسرے مسلمان بھی عمل کریں، بیت اللہ کی زیارت کو جانا چاہیئے، تا کہ سب کے سب لوگ متحد ہوکر اپنی وحدت ومسؤلیت (Solidarity) کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں اور خدا کے لئے اسلام کی سربلندی کے واسطے خدمت انجام دیں۔"۱۷

اس طرح شیخ شلتوت بھی دوران حج اتحاد ، ثقافت، سیاست، اقتصاد اور اس طرح تحفظ کے منصوبوں پر گفتگو پر زور دیتے ہیں۔

"دنیا کے گوشہ گوشہ سے جو مسلمان خانۂ کعبہ کے طواف اور حرم پیغمبر اکرم ﷺ کی زیارت کے ذوق وشوق میں جمع (ہوتے) ہیں، انہیں" جیسا کہ آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے فرمایا ہے کہ امت مسلمہ کے دردناک مسائل اور عظیم چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے اور باہمی اتحاد و یکجہتی کو مزید مضبوط و مستحکم بنانا چاہیئے۔آج اسلام دشمن عناصر کا ہاتھ امت کے درمیان تفرقہ واختلاف پیدا کرنے کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ آشکار اور متحرک ہے، جبکہ آج امت اسلامیہ کو اتحاد ویکجہتی اور ہمدردی وہمدلی کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ آج اسلامی سرزمین پر خونخوار دشمن پہلے سے زیادہ المناک حادثات کو جنم دے رہے ہیں۔"۱۸

حاجیوں کو منزل دعا میں مجبوروں ، مستضعفین اور بچھڑے ہوئے کمزوروں کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔کہ وہ ایمان وعمل کے ساتھ سرخرو اور کامیاب ہوں اور ہم سب متحد ہوں ، تا کہ انسانیت کا بھلا ہو، بقول آیت اللہ امام خمینیؒ ان مسلمانوں کا علاج کیا ہے؟ ...دنیا کے مسلمانوں اور مستضعفوں کا

فرض کیا ہے؟ دوسرے فرائض میں سے ایک فرض ، جو بنیادی ہے اور ان مشکلات اور مصائب کوختم کرنے والا اور ان بدعنوانیوں کو فنا کردینے والا ہے۔

"مسلمانوں کا اتحاد ہے، بلکہ مستضعفوں اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی قوموں کا اتحاد، اور یہی وہ اتحاد ہے کہ جس کیلئے قرآن کریم اور اسلام شریف نے بھی بہت زور دیا ہے، جس کو ایک وسیع تبلیغ اور عام دعوت کے ذریعہ وجود میں آنا چاہئے اور اس دعوت اور تبلیغ کا مرکز مکہ معظّمہ ہے، خصوصاً حج کا موقع ہے، وہ حج جو حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ اور حضرت محمدؐ حبیب اللہ سے شروع ہوا اور آخری زمانہ تک حضرت امام مہدی علیہ السلام بقیۃ اللہ اروا حنا المقدمہ الفدا ئ تک جاری رہے گا۔" ۱۹

آخر میں اس مضمون کو آیت اللہ ری شہری کے حجاج کرام کے نام پیغام سے اس اقتباس پر ختم کرتاہوں "فریضۂ حج درحقیقت مسلمانوں کی وحدت کی اہم اور بلندترین علامتوں میں سے ایک ہے اوراس عظیم کانگریس کی تشکیل کا مقصد عالم اسلام کے سامنے موجود اہم وپیچیدہ مسائل اور دھمکیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے مشرکین سے برأت وبیزاری کے اعلان، نیز تقویٰ ونیکی کی بنیاد پر باہمی تعاون اور مناسب مواقع کے سلسلے میں غوروفکر کرنا ہے۔" ۲۰

بلاشبہ حج وہ عبادت ہے جس میں آخرت اور ساتھ ہی دنیا کے فوائد ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔سورۂ ابراہیم ،آیت ۳۷

۲۔سورۂ آل عمران ، آیت ۹۴۔۹۷

۳۔ Ayatullah jafar Subhani'Hajj: A Magnificent Rehigious Social md Political congregation,Tehran Ir hes 1984,P.3 ترجمہ از مصنف مضمون

۴۔حجاج بیت اللہ الحرام کے نام آیت اللہ امام خمینیؒ کے پیغامات کے اقتباسات، راہ اسلام ، شمارہ ۸۷ ،صفحہ ۴۲ ،جون ۱۹۹۱ء، خانہ فرہنگ اسلامی جمہوریہ ایران ، دہلی نو،

۵۔"حج ابراہیمی وہی حج محمدی ہے،جس میں توحید واتحاد کی سمت حرکت وپیش قدمی تمام مراسم وشعائر کی روح

وجان، اور سرفہرست ہے وہ حج جو برکت وہدایت کی اساس اور امت واحدہ کی حیات وقیام کا اصل وبنیادی ستون ہے، وہ حج جو برکت وہدایت کی اساس اور امت واحدہ کی حیات وقیام کا اصل وبنیادی ستون ہے، وہ حج جو فائدوں سے بھرپور اور ذکر خدا سے مملوء ہے ، وہ حج جس میں مسلمان قومیں محمدؐ کی عظیم امت کے درمیان اپنے حضور ووجود کا لمس کرتی ہیں اور قوموں میں برادری وقربت کا احساس کرکے اپنی کمزوری اور شکست وناتوانی کے احساس سے نجات پاتی ہیں۔''

—آیت اللہ امام خمینیؒ ،..زائرین خانہ خدا کے نام پیغام، ۱۴۱۳ھ

۶۔ سورۂ حج، آیات ۲۶۔۲۸۔

۷۔خطبہ نمبر ا،صفحہ ۶۰،احباب پبلشرز ،لکھنؤ ۱۹۸۲۔

۸۔اقتباس کے لئے ملاحظہ ہو پیغام حج،صفحہ ۵۷ آل انڈیا حج کمیٹی، دہلی ۱۹۸۸ء۔

۹۔امام خمینیؒ کا تاریخی پیغام ،توحید، شمارہ ۵، جلد ۵، محرم صفر(مطابق ستمبر اکتوبر ۱۹۸۸ء) سازمان تبلیغات اسلامی تہران ، اسلامی جمہوریہ ایران'' صفحات ۱۴۳۔۱۴۲

۱۰۔ایضاً

۱۱۔ایضاً

۱۲۔امام خمینیؒ کا تاریخ پیغام، توحید، شمارہ ۵، جلد۵، محرم۔صفر(بمطابق ستمبر اکتوبر ۱۹۸۸ء) سازمان تبلیغات اسلامی تہران ، اسلامی جمہوریہ ایران''

۱۳۔ایضاً

۱۴۔ ترجمہ از مصنف مضمون ہذا، Ayatullah jafar subhani, Hajj.... Tehran I.R.iran,1984 p 734

۱۵۔آیت اللہ باقر الصدر، فتاویٰ الواضحیہ (Explicit Decrees)بیروت لبنان ، بحوالہ حج از آیت اللہ جعفر سبحانی ، (انگریزی) صفحہ ۶

۱۶۔الشریعۃ والعقیدہ، صفحہ ۱۵۱، بحوالہ حج از آیت اللہ جعفر سبحانی، صفحہ ۹

۱۷۔بحوالہ حج از آیت اللہ جعفر سبحانی، صفحہ ۱۰

۱۸۔ حجاج بیت اللہ الحرام سے خطاب ، راہ اسلام شمارہ ۲۱۴، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۹ء ،صفحات ۲۵۔۲۶

۱۹۔ حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام ، راہ اسلام شمارہ ۲۱۴،اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۹،صفحات ۱۷۔۱۶

۲۰۔بین الاقوامی حج سمینار کے نام نمائندہ ولی فقیہ اور ایرانی حجاج کرام کے سرپرست حضرت آیت اللہ ری شہری کا پیغام، راہ اسلام شمارہ ۲۱۴، صفحہ ۲۹، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۹ء۔